مدیر کے نام

شاہ محی الحق فاروقی، کراچی عبدالعظیم اصلاحی، علی گڑھ

مولانا امین احسن اصلاحی پر مضمون (مارچ ۹۸) میں ایک آدھ جگہ واقعات کے بیان میں کچھ ابہام پیدا ہو گیا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ مدرستہ الاصلاح، مولانا شبلی نعمانی نے قائم کیا۔ اس کے برعکس سید سلیمان ندویؒ نے حیات شبلی میں بالصراحت لکھا ہے کہ مدرسہ ۱۹۰۶ میں قائم ہوا اور مولانا شبلی نے اس میں ۱۹۱۰ میں دلچسپی لی۔ قائم کرنے والوں میں وہ شریک نہ تھے۔ آپ نے لکھا ہے کہ آخری دور میں مولانا شبلی نعمانی اس کے صدر مدرس تھے اور انھی کی خواہش پر امین احسن جو دس سال کا بچہ تھا، اس میں داخل ہوا۔ یہاں بھی آپ کو غلط فہمی ہوئی۔ اعظم گڑھ کے تعلق سے تین شبلی تھے: ۱۔ مولانا شبلی نعمانی ۲۔ مولوی شبلی مدرس ۳۔ مولوی شبلی متکلم۔ مولانا شبلی نعمانی ۱۹۱۴ میں وفات پا چکے تھے۔ مدرستہ الاصلاح کے صدر مدرس مولانا شبلی نعمانی نہیں، مولانا شبلی متکلم تھے۔

سید وصی مظہر ندوی، حیدر آباد

ترجمان القرآن (اپریل ۹۸) میں، آپ کے مضمون میں، مولانا اصلاحی کا وہ تبصرہ پڑھا جو انھوں نے جماعت اسلامی کے بعض ارکان شوریٰ پر فرمایا تھا اور جس تبصرے میں میرا بھی ذکر تھا۔ حضرت مولانا اصلاحی کی مردم شناسی کی داد دینی پڑتی ہے کہ ہر شخص کے بارے میں کیا نپے تلے الفاظ ارشاد فرمائے ہیں۔ میرے بارے میں انھوں نے جو کچھ فرمایا ہے، میں تو اس کو ان کی خواہش یا دعا پر محمول کرتا ہوں کہ آگے چل کر مجھے کسی نہ کسی حد تک دستور اور قانون کے بارے میں کام کرنا پڑا۔

بریگیڈیر قربان علی برلاس، راولپنڈی

"ثبوت حاضر ہیں" (مئی ۹۸) میں جو کچھ کہا گیا ہے، میری اپنی تحقیق اور سوچ بالکل یہی ہے، بلکہ اس سے بھی شاید زیادہ۔ جو لوگ جہاد کے نام سے دور بھاگتے ہیں وہ مرزا غلام احمد کے اس قول کے مصداق نظر آتے ہیں: "میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے، ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے"۔

فیصل حبیب چیمہ، کراچی

بوسنیا میں کاروان رحم (اپریل ۹۸) پڑھ کر بہت خوشی ہوئی اور پتا چلا کہ اس پر تاریک دور میں بھی اللہ کے چند بندے اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر دنیا کی بڑی بڑی قوتوں سے سرتوڑ مقابلہ کر رہے ہیں۔ اس مضمون نے جسم و دماغ میں ایک لہر دوڑا دی۔ ایسے مضامین مجھ جیسے نوجوانوں کی ماہنامہ **ترجمان القرآن** میں دلچسپی بڑھائیں گے۔